Vol. 5 No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

الجامع الصحیح البخاری میں وارد اشعار (تخریج، سبب ورود) اختصاصی مطالعہ

THE POETIC VERSES IN AL JAMI –AL- SAHIH AL BUKHARI OF IMAM BUKHARI

حافظ محمد طاہر عطار[1] سلمی صدیق[2] ڈاکٹر عبدالغفار[3]

Abstract

AL Jami –Al- Sahih Al Bukhari receives very importance from Muslim ummah. The most significant thing is its poetic verses they show imam's deductive analogical vision and for right wisdom. Poetic verses have been narrated in many places in this book the also explains the meanings of many ahadith with the help of these poetic verses. The poetic verses have been discussed in this research paper which has been narrated in the book of sahih of Imam Bukhari.

Keywords: Poetic verses, Ahadith , Imam Bukhari

قبل از اسلام (اسلام سے پہلے) اہل عرب میں خطبات ورسائل (خطوط) بالعموم (عام طور پر) اور اشعار بالخصوص (خاص طور پر) ذرائع ابلاغ وترسیل (پیغام پہنچانے کا ذریعہ (Communication media) تھے۔ ادب جاہلی میں اشعار کے عموماً عنوانات: شعراء کا کلام تیر ونشتر سے زیادہ مؤثر تھا۔ مزید براں شاعری کی حیثیت مارکیٹ کی سی تھی اور تخیل (Imagination) کالازمہ تھا۔ ''اس دورِ جاہلی کی شاعری میں اختصار زیادہ مجاز کم اور مبالغہ ہی نادر تھا۔''(1)

☆ کسی کو شعروں میں برا کہنا ہجو کہلاتا ہے۔(2)

بعد از آمد اسلام حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا رجحان ومیلان (Trend) شاعری کی نسبت قرآن وسنت کی طرف بدرجہ زیادہ رہا۔ لیکن دور مسعود اور عہد نیک میں جن حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے شعری کلام پیش کیا وہ عموماً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ ذیشان کا مصداق تھا۔ «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً» ''یقیناً بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔''(3)

☆ وہ بزرگ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار اور آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان لائے ہوں پھر ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا ہو۔(4)

موزون اور مقفی کلام شعر ہے اس کی جمع اشعار آتی ہے۔(5)

"الشعر الكلام يقصد به الوزن والتقفي ،ج اشعار"

محمد بن منظور بن مکرم ابو الفضل جمال الدین الافریقی المصری، نے شعر کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

"والشِّعْرُ: مَنْظُومُ الْقَوْلِ، غَلَبَ عَلَيْهِ لِشَرَفِهِ بِالْوَزْنِ وَالْقَافِيَةِ، وإِن كَانَ كُلُّ عِلْمٍ شِعْراً مِنْ حَيْثُ غَلَبَ الْفِقْهُ عَلَى عِلْمِ الشَّرْعِ، والعُودُ عَلَى المَندَلِ، وَالنَّجْمُ عَلَى الثُّرَيَّا، وَمِثْلُ ذَلِكَ كَثِيرٌ، وَرُبَّمَا سَمَّوُا الْبَيْتَ الْوَاحِدَ شِعْراً؛ حَكَاهُ الأَخفش؛ قَالَ ابْنُ سِيدَهْ: وَهَذَا لَيْسَ بِقَوِيٍّ إِلَّا أَن يَكُونَ عَلَى تَسْمِيَةِ الْجُزْءِ بِاسْمِ الْكُلِّ، كَقَوْلِكَ الْمَاءُ لِلْجُزْءِ مِنَ الْمَاءِ، وَالْهَوَاءُ لِلطَّائِفَةِ مِنَ الْهَوَاءِ، والأَرض لِلْقِطْعَةِ مِنَ الأَرض"(6)

''اگرچہ ہر علم شعر ہے لیکن منظور قول کا استعمال وزن وقافیہ اور اپنے شرف وعلو مرتبہ کے باعث شعر پر غالب ہے جیسے علم شرع پر فقہ، خوشبودار لکڑی پر صندل اور ثریا ستاروں پر غالب ہے اور اس کی امثال کثیر ہے۔ اخفش نے یہ بیان کیا ہے کہ بعض اوقات وہ (اہل عرب) بیت واحد کے شعر سے تعبیر کرتے ہیں۔ ابن سیدہ نے کہا ہے کہ اس شرط کے بغیر کہ کل کے اسم کے ساتھ جزو کو تعبیر کیا جائے۔ بیت واحد کے لیے شعر کا استعمال موزوں نہیں ہے۔ جیسے تم تھوڑی مقدار میں پانی کو بھی پانی

Vol. 5 No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کہتے ہو کیونکہ وہ مکمل پانی کا جزو ہے خلا کے حصے کو بھی خلا کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ مکمل خلا کا حصہ ہے زمین کے قطعہ اور ٹکڑے کو زمین کہتے ہیں کیونکہ وہ اس کا حصہ ہے۔"

احمد حسن زیات نے لکھا ہے:

"الشعر هو الكلام والموزن المقفى المعبر عن الاخبلة البديعة والصور المؤثرة البديعة وقد يكون نثرا كما يكون نظما "(7)

"(شعراء کے یہاں) کلام کا آخری میں مطابق یک دیگر ہونا۔" (8)

شعر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے جرجی زیدان کہتے ہیں:

"شعر ان فنون جمیلہ میں سے ہے جن کا نام عرب آداب رفیعہ کا نام رکھتے ہیں اور وہ فنون جمیلہ: حفر (کندہ کاری یا سنگ تراشی) رسم (خاکہ نگاری) موسیقی اور شعر ہیں۔ اور ان سب کا مدعا اور مقصود طبیعت کے جمال کی تصویر کشی ہے، رسم رنگوں، خطوط اور اشکال کے ساتھ ان کی تصویر نگاری ہے اور خیال کے ساتھ اس کی تصویر کشی کرتا ہے اور اس کے ساتھ اس طرح الفاظ کے ذریعے سے تعبیر کرتا ہے کہ ہم متعجب ہوتے ہیں اور اس سے راحت وسکون ملتا ہے۔ پس وہ نفس کی لغت ہے یا غیر ظاہر حقائق کی ظاہری صورتیں ہیں۔ موسیقی شعر کی طرح ہے وہ (شعر) طبیعت کے جمال کو الفاظ اور معانی کے ساتھ تعبیر کتا ہے جبکہ یہ موسیقی نغموں اور ہجوں کے ساتھ اس کی تعبیر کرتی ہے۔ اصل میں دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ * حقیقت میں شعر کی یہی تعریف ہے لیکن عرب علمائے عروض شعر سے وہ کلام مراد لیتے ہیں جو مقفی اور موزوں ہو۔ پس وہ الفاظ کے ساتھ اس کی حدود و مخصور کرتے ہیں اور یہ نظم کی تعریف ہے نہ کہ شعر کی اور ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے کیونکہ کبھی آدمی اچھا شاعر ہو کتا ہے لیکن وہ نظم (مسجع مقفی اور موزوں کالم) اچھی نہیں کہہ سکتا اور کبھی آدمی ناظم (نظم کہنے والا) تو ہو سکتا ہے لیکن اس کی نظم میں شعر نہیں ہوتا لیکن اگرچہ وزن اور قافیہ شعر کو طلاوت (رونق وخوبصورتی) میں اور نفس میں تاثیر میں زیادہ کرتے ہیں پس نظم وہ قالب ہے جس میں شعر مزید خوبصورت ہو جاتا ہے اور اس کی خوبصورتی نثر میں بھی جائز ہے۔ ابن خلدون شعر کی تعریف میں ایک قدیم مزید آگے نکل گئے ہیں۔ پس انہوں نے کہا: شعر وہ کلام ہے جو استعارہ اور اوصاف پر مبنی ہو، اجزاء کے ساتھ مفصل ہو وزن وبیان میں مقفی ہو۔ ان اجزاء میں ہر جز اپنی غرض اور مقصد میں اپنے ماقبل اور مابعد سے مستقبل اور علیحدہ ہو اور عرب کے ان اسالیب سے جاری پر جاری ہو جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پس وہ (ابن خلدون) قافیہ اور وزن کو شعر کی شروط میں سے قرار دیتے ہیں اور ہر شعر اپنی غرض کے لحاظ سے مستقل اور علیحدہ ہونے کو بھی وہ شرط قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی تقیید ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ تم کلام منثور میں ایسے معانی دیکھتے ہو جو تمہارے نفس میں شعر کی مانند اثر کرتے ہیں۔ اور یہ ان کے کلام میں کثیر اور وافر ہے اس سلسلہ میں حکم ذوق کا چلتا ہے۔ اور یہ ایک مشکل ترین امر ہے کہ ہم شعر کی تعریف کریں اور اس کے لیے جامع مانع حدود متعین کریں۔ (ذوق وطبیعت پر عقائد و نظریات اثر انداز ہوتے ہیں، علاقائی اور جغرافیائی حدیں بھی ان پر اثر چھوڑتی ہیں۔ چونکہ شعر کی عمدگی اور پسندیدگی ذوق وطبیعت کے تابع ہے اور ذوق طبیعت ایک جیسے نہیں ہیں اس لئے شعر کی جامع تعریف ناممکن ہے)۔ جرجی زیدان اس بحث کے اخیر میں یوں نتیجہ نکالتے ہیں۔ پس شعر معنی کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ وزن اور قافیہ کے ساتھ اور یقیناً ہم نے بعض مقلدین عرب کو دیکھا ہے کہ شعر کی تعریف میں ان کی یہ رائے ہے پس ان میں سے بعض نے کہا شعر کلام ہے اور اس میں زیادہ عمدہ اجود ہے وہ زیادہ عمدہ شعر اشعر ہے اس کو انہوں نے وزن اور قافیہ کے ساتھ مقید نہیں کیا اور کسی دوسرے نے کہا ہے شعر وہ چیز ہے جس کے ساتھ ہمارے سینے جوش مارتے ہیں پھر وہ اس کو ہماری زبانوں پر پھینکتے ہیں۔"(9)

ذیل میں ہم کچھ اشعار کی شرعی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

عمرو ثرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:

"رَدِفْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [يَوْمًا] فَقَالَ:" هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ" قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ" هِيهِ" فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ" هِيهِ" ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ" هِيهِ" حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ"(10)

امام قرطبی اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

Vol. 5 No.1 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"وَفِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى حِفْظِ الْأَشْعَارِ وَالِاعْتِنَاءِ بِهَا إِذَا تَضَمَّنَتِ الْحِكَمَ وَالْمَعَانِيَ الْمُسْتَحْسَنَةَ شَرْعًا وَطَبْعًا، وَإِنَّمَا اسْتَكْثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شعر أمية، لأنهكَانَ حَكِيمًا" [11]

"اس حدیث میں ایسے اشعار کو پڑھنے، سننے اور یاد کرنے پر دلیل موجود ہے جو شرعاً اور طبعاً حکم اور عمدہ معانی پر مشتمل ہوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے امیہ کے اتنے زیادہ اشعار اس لئے سنے کہ وہ ایک دانا شخص تھا۔"

امام قرطبی مزید فرماتے ہیں:

ایسے اشعار جو اللہ تعالیٰ کے ذکر، حمد اور تعریف پر مشتمل ہوں یا رسول اللہ ﷺ کے ذکر و مدح پر مشتمل ہوں مستحب ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً» [12]

ترجمہ: "بے شک کچھ اشعار حکمت ہیں۔"

شارح ترمذی، عبد الرحمٰن مبارک پوری تحفۃ الاحوذی میں رقم طراز ہیں:

"إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً أَيْ قَوْلًا صَادِقًا مُطَابِقًا لِلْحَقِّ وَقِيلَ أَصْلُ الْحِكْمَةِ الْمَنْعُ فَالْمَعْنَى أَنَّ مِنَ الشِّعْرِ كَلَامًا نَافِعًا يَمْنَعُ مِنَ السَّفَهِ" [13]

"آپؐ کے اس قول کا ترجمہ یہ ہے کہ بے شک کچھ اشعار حکمت ہیں سے مراد یہ ہے کہ کچھ اشعار سچے اور حق کے مطابق ہوتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت کا اصل منع ہے تو معنی یہ ہوا کہ کچھ اشعار ایسے ہوتے ہیں جو حماقت سے روکتے ہیں۔

امام بخاری کا اصل فضل و کمال تو فن حدیث میں تھا جس پر الجامع الصحیح دلالت کناں ہے لیکن اس کے ساتھ امام بخاری نے کچھ اشعار بھی کہے ہیں جو منظوم اور مرصع ہونے کی وجہ سے قابل ذکر ہیں جسے ابو عبد اللہ الحاکم نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔ مثلاً

اغتنم فی الغرانح فضل رکوع   فعسی أن یکون موتك بغتة

"فرصت کے لمحات میں فضیلت نماز کے حصول کو غنیمت سمجھو، اس بات کا ہر وقت امکان ہے کہ تمہاری موت اچانک ہی آ پہنچے۔"

کم صحیح رأیت من غیر سقم   وهبت نفسه الصحیحة فلتة

"اپنی زندگی میں متعدد لوگوں کو میں نے صحت مند و توانا دیکھا مگر یکبارگی اور اچانک وہ مدت کا شکار بن گئے۔ [14]

علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہیں:

مثل البهائم لا تری أجاكها   حتی تساق إلی المجاز و تنحر

"اہل غفلت کی مثال چوپایوں کی سی ہے جنہیں اپنی عاقبت کا کوئی احساس نہیں ہوتا بالآخر انہیں مذبح لے جایا جاتا ہے اور ذبح کر دیا جاتا ہے۔"

خالق الناس بخلق واسع   لا تکن کلباً علی الناس تهر

"تم لوگوں سے حسن سلوک کا برتاؤ کرو، اس کتے کی مانند نہ بنو جو بھونکتا ہی رہتا ہے۔" [15]

امام بخاری کے ان اشعار میں تذکیر کا انداز غالب ہے اور سید المحدثین کے مزاج و فکر کی ترجمانی ان اشعار سے ہوتی ہے اسی مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے آپ نے اپنی صحیح میں اشعار کا استعمال بھی کیا ہے اور موقع محل کے مطابق ان سے استشہاد بھی کیا ہے اور انہیں بطور دلیل پیش کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی بر موقع اشعار کا استعمال فرماتے تھے زیر نظر مضمون میں الجامع الصحیح سے ان اشعار کی تخریج کی گئی ہے اور سبب ورود بھی بیان کیا گیا ہے اور ان اشعار کا اردو منظوم ترجمہ جو مولانا وحید الزمان نے کیا ہے وہ رقم کیا گیا ہے جس میں صحیح بخاری کے اس پہلو کی بھی نمایاں شان ابھر کر سامنے آئے گی۔

(1) «اللّهم لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الأَخره فَاغْفِرْ الأَنْصارَ والْمُهَاجَرة» [16]

Vol. 5 No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

صحابہ کرامؓ مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت یہ اشعار پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔اے اللہ آخرت کے فائدہ کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

دوسری حدیث مبارکہ ہے نبی کریم ﷺ سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے صحابہ کرامؓ خندق کھود رہے تھے پھر آپؐ نے یہ شعر پڑھا:

تو اس کا جواب مہاجرین اور انصار نے یہ دیا

"نَحْنُ الَّذين بايعوا محمدا على الجِهَادِ ما بقينَا أبَدَا" (17)

مولانا وحید الزمان نے دعائے نبوی ﷺ اور مہاجرین و انصار کے شعر کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا انصار کے شعر کا اردو منظوم ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

اپنے پیغمبر محمد ﷺ سے یہ بیعت ہم نے کی جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں ہم سدا۔

(2) يَوْمَ الوِشَاحِ مِن تَعَاجيبِ رَبَّنَا ألا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكُفْرِ أنْجَانِيْ (18)

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا وہ لونڈی میرے پاس آتی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی جب بھی وہ میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی کہ کمر بند کا دن ہمارے رب کی عجیب نشانیوں میں سے ہے اسی نے مجھے کفر کے ملک سے نجات دی۔ (19)

یہ ایک لونڈی کا شعر ہے جس پر ہار چوری کرنے کا الزام لگایا گیا تھا جو سرخ رنگ کا تھا الزام اس لونڈی پر لگا دیا گیا ظالم لوگوں نے اس کی تلاشی لی یہاں تک کہ شرمگاہ کی بھی تلاشی لی گئی۔عین اس لمحے چیل آئی اس نے وہ ہار پھینک دیا جسے چیل نے گوشت سمجھ کر اٹھا لیا تھا یہ اس مظلومہ کی دعا کا اثر تھا کہ چیل نے واپس اسی جگہ پر ہار پھینکا لونڈی اس کے بعد آقا کائنات محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسلام قبول کیا اس کے بعد وہ لونڈی اکثر حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھتی اور یہی شعر پڑھتی۔مسجد نبوی میں اس کے لیے بڑا خیمہ لگا دیا گیا۔

(3) وأُبْيَضْ يُسْتَسْقُى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةُ لِلْأَرَامِلِ (20)

راوی کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے سنا تھا۔

گورا آپؐ کا رنگ لوگ ان کے چہرے کے صدقے پانی مانگتے ہیں وہ حامی یتیموں، بیواؤں کے ہیں۔حضرت سالم فرماتے میرے والد کہا کرتے تھے اکثر مجھے شاعر ابو طالب کا یہ شعر یاد آجاتا ہے۔میں نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کی طرف دیکھ رہا تھا آپؐ دعائے استسقاء منبر پر کر رہے تھے ابھی اترے بھی نہیں تھے کہ تمام نالے پانی سے لبریز ہو گئے۔

(4)

وفينـــا رسول الله يتلو كتابـــه إذا انشق معروف من الفجر ساطع
أرانا الهدى بعد العمى فقلوبنا به موقنـــات أن مـــا قال واقـــع
يبيت يجـــافي جنبه عن فراشـــه إذا استثقلت بالمشركين المضـــاجع(21)

راوی کہتے ہیں انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آپ اپنے وعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر فرما رہے تھے پھر آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نے اپنے نعتیہ اشعار میں کوئی غلط بات نہیں کی آپ کی مراد عبد اللہ بن رواحہؓ اور ان کے اشعار سے تھی۔جن کا ترجمہ یہ ہے۔

ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اسی وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ کر پھیل جاتی ہے ہم تو اندھے تھے (گمراہ تھے) آپؐ نے ہمیں گمراہی سے نکال کر ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا۔ان کی باتیں اس قدر یقینی ہیں جو ہمارے دلوں کے اندر بیٹھ جاتی ہیں اور جو کچھ آپؐ نے فرمایا وہ ضرور واقع ہو گا۔آپؐ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ آپؐ کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے جبکہ مشرکوں سے ان کو بستر بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں۔

مولانا وحید الزماں نے ان اشعار کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

Vol. 5 No.1 2021

HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب   اور سناتا ہے ہمیں جب صبح کی پھوٹتی ہے
ہم تو اندھے تھے اسی نے راستہ بتلا دیا   بات ہے یقینی دل میں جا کر کھپتی ہے
رات کو دکھاتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ   کافروں کی خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

پہلے شعر میں نبی کریم ﷺ کے علم کی طرف اشارہ ہے اور تیسرے میں آپؐ کے عمل کی طرف اشارہ ہے پس آپ ﷺ علم اور عمل ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے جناب ابو بکرؓ تو یہ شعر پڑھتے۔

كل امرئ مصبح في أهله   والموت أدنى من شراك نعله

ہر آدمی اپنے گھر میں صبح کرتا ہے جبکہ اس کی موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسی طرح جناب بلالؓ کا جب بخار اتر تا تو آپ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے۔

ألا ليت شعري هل أبيتن ليلة   بواد وحولي إذخر وجليل

کاش میں ایک رات مکہ کی وادی میں گزار سکتا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہوتیں۔

وهل أردن يوما مياه مجنة   وهل يبدون لي شامة وطفيل

کاش ایک دن میں صحیفہ کے پانی پر پہنچتا اور کاش میں شامہ اور طفیل پہاڑوں کو دیکھ سکتا۔ [22]

اذخر اور جلیل دو قسم کی گھاس ہے جو مکہ کے ارد گرد بہت پائی جاتی ہے۔ شامہ اور طفیل مکہ میں دو پہاڑ ہیں 30 کلو میٹر فاصلہ پر صحیفہ مکہ سے چند میل مر انظیران کی جانب میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔

مولانا وحید الزمان نے ابو بکرؓ کے شعر کا ترجمہ اردو شعر میں اس طرح کیا ہے۔

خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر   موت اس کی جوتی کے تسمہ سے ہے نزدیک تر

بلالؓ کے اشعار کا ترجمہ اردو اشعار میں اس طرح کیا ہے۔

کاش! پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات   سب طرف میرے آگے ہوں واہ جلیل اذخر نبات
اور پیئوں پانی مجنّہ کے جو آبِ حیات   کاش پھر دیکھوں میں شامہ پھر دیکھوں طفیل

پہلا شعر حنظلہ بن سیار کا ہے لیکن اس موقع پر جناب ابو بکرؓ نے پڑھا دوسرا تیسرا شعر غالب بن عام بن مضاض کا ہے مگر اس موقع پر حضرت بلالؓ نے پڑھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے نبی نضیر کے کھجوروں کے باغات جلا دیے اور کاٹ دیئے۔ ان ہی باغات کا نام بویرہ تھا حضرت حسانؓ نے یہ شعر اسی کے متعلق ہے۔

وهان على سراة بني لؤي حريق بالبويرة مستطير	بنی لوئ (قریش) کے سرداروں پر (غلبہ کو) بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا جو ہر طرف پھیلتی ہی جا رہی تھی۔ [23]

(بنی لوی قریش کا لقب۔ سراۃ کا ترجمہ عمائد اور معززین۔ بویرۃ۔ ایک مقام کا نام جہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے۔)

جوابی اشعار میں ابو سفیان نے مسلمانوں کو بد دعا دی۔

أدام الله ذلك من صنيع   وحرق في نواحيها السعير
ستـعلم أينا منهـا بنزه   وتعـلم أي أرضينا تضير

مولانا وحید الزماں ان اشعار کا منظوم اردو ترجمہ اس طرح کیا ہے حضرت حسانؓ کے شعر کا ترجمہ۔

بنی لوئی کے شریفوں پہ ہو گیا آسان   لگی ہو آگ بویرہ میں سب طرف پر اں

ابو سفیان بن حارث کے اشعار کا ترجمہ۔

خدا کرے کہ ہمیشہ رہے وہاں یہ حال مدینہ کے چاروں طرف رہے آتش سوزاں

یہ جان لوگے تم اب عنقریب کون ہم میں رہے گا بچا کس کا ملک اٹھائے گا نقصان

یہ ابو سفیان نے مسلمانوں کو اور ان کے شہر مدینہ کو بد دعا دی تھی جو مردود ہو گئی

الا یا حمزة للشرف التواء[24]

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں بدر کی لڑائی میں مجھے ایک جوان اونٹنی غنیمت میں ملی اور ایک اور اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے دی ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دونوں کو اس خیال سے باندھے ہوئے تھا کہ ان کی پیٹھ پر اذخر گھاس رکھ کر بیچنے لے جاؤں بنی قینقاع کا ایک سنار بھی میرے ساتھ تھا میرا خیال یہ تھا کہ میں اس کی آمدنی سے فاطمہ کا ولیمہ کروں گا حمزہ بن عبد المطلب اسی انصاری کے گھر شراب پی رہے تھے ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا:

الا یاحمزه للشرف النواء ہاں اے حمزہ اٹھو! فربہ جوان اونٹنیوں کی طرف جو جکان کے صحن میں بندھی

پورا شعر اسی طرح ہے: ہوئی ہیں۔ ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھون کر کھاؤ اور ہم کو کھلاؤ۔

و ھن معقلات بالغناء

حمزہ اٹھے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے، پیٹ پھاڑ ڈالے ان کی کلیجی نکال لی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس اس وقت زید بن حارثہ بھی موجود تھے میں نے آپ کو بتایا آپؐ تشریف لائے۔ زیدؓ بھی آپ کے ساتھ ہی تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا نبی کریم ﷺ جب حضرت حمزہؓ کے پاس پہنچے اور آپؐ نے خفگی ظاہر فرمائی تو حضرت حمزہ نے نظر اٹھا کر کہا تم سب میرے باپ دادا کے غلام ہو رسول کریم ﷺ الٹے پاؤں ان کے پاس سے چلے آئے یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

یا لیلة من طولها و عنائها على أنها من دارة الكفر نجت

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میر ارات پر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات[25]

یہ شعر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے فرماتے ہیں جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آتے ہوئے راستے میں یہ شعر کہا تھا۔

هل انت إلا إصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت[26]

جندب بن سفیانؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کسی لڑائی کے موقع پر موجود تھے کہ آپؐ کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپؐ انگلی سے مخاطب ہو کر فرمایا تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے اور جو کچھ ملا ہے اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

مولانا وحید الزمان یوں منظوم ترجمہ کرتے ہیں:

ایک انگلی ہے تیری ہستی یہی تو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی

تو تو ایک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی کیا ہوا اگر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی

اصل میں یہ کلام رجز ہے شعر نہیں آپؐ نے خود کوئی شعر نہیں بنایا ہاں دوسرے شاعروں کے عمدہ شعر کبھی آپؐ نے پڑھے ہیں

وما علمناه الشعر وما ينبغي له

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کلام میں سے سچا کلمہ لبید کا مصرعہ ہے جو یہ ہے کہ

الا كل شيئ ما خلا الله باطل

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوہ احزاب خندق کے موقع پر دیکھا کہ آپؐ مٹی خود ڈھو رہے تھے مٹی سے آپؐ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپؐ یہ شعر کہہ رہے تھے۔

Vol. 5 No.1 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اللهم لو لا أنت ما اهتدينا　　ولا تصدقنا ولا صلينا
فأنزلن سكينـــة علينـــا　　وثبت الأقدام إن لاقينا
إن الأعـداء قد بغوا علينا　　إذا أرادوا فتنـــة أبينـــا(27)

دوسری روایات میں یہ ذکر ہے کہ یہ عبداللہ بن رواحہ کے رجز یہ اشعار تھے جو نبی ﷺ پڑھ رہے تھے۔اس میں یغوا کی جگہ رغبوا کے الفاظ ہیں اسی طرح اِذا کی جگہ وإن ہے راوی نے بتایا آپؐ آخری الفاظ کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔(28)

مولاناوحیدالزمان نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

توہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات　　کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات　　پاؤں جموادے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن جڑ آئے ہیں　　جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

اللهم لو لا أنت ما اهتدينا　　ولا تصدقنا ولا صلينا
فاغفر فداء لك ما اقتفينا　　وثبت الأقدام إن لاقينا
وألقين سكينة علينـــا　　إنا إذا صيـــح بنا أتينا
وبالصياح عولوا علينا

ایاس بن سلمہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

و نحن عن فضلك ما استغتينا (29)

سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں گئے ہم نے رات میں سفر کیا اتنے میں مسلمانوں کے آدمی نے عامر بن اکوع سے کہا اپنے کچھ اشعار سناؤ عامر شاعر تھے وہ لوگوں کو اپنی حدی سنانے لگے تو انہوں نے اپنے یہ رجز یہ اشعار پڑھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون اونٹوں کو ہانگ رہا ہے جو حدی پڑھ رہا ہے صحابہ نے عرض کی عامر بن اکوعؓ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یرحمه الله"

ان اشعار کا ترجمہ مولانا وحیدالزمان فرماتے ہیں۔

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات　　تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوۃ
تجھ پر صدقے جب تک دنیا میں ہم زندہ ہیں　　بخش دے ہم کو، لڑائی میں عطا فرما ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات　　جب تک وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی نجات

أنا النبى لا كذب　　أنا ابن عبد المطلب(30)

حنین ایک وادی ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔

حنین کی جنگ میں مسلمانوں کو اپنی کثرت تعداد پر فخر ہوا کیونکہ مسلمانوں کی تعداد 12000 بارہ ہزار اور کفار کی تعداد چار ہزار تھی مالک بن عوف نے کئی قبیلے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے تیار کیے تھے۔

جیسے ہوازن ثقیف وغیرہ ہوازن والے بڑے تیرانداز تھے۔

براءؓ فرماتے ہیں پہلے ہم نے شروع میں حملہ کر کے انہیں شکست دے دی مگر جب مسلمانوں مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو دشمن نے تیروں کی بارش ہم پر کر دی۔

پھر بھی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہ ہٹے اچانک حملے کی وجہ سے صحابہ کرامؓ بوکھلا گئے رسول اللہ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے۔ابوسفیان بنی حارث بن عبدالمطلب

آپ کے چچیرے بھائی تھے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے آپؐ یہ شعر فرما رہے تھے۔

أنا النبیی لا کذب   أنا ابن عبدالمطلب

مولاناوحید الزمان ترجمہ کرتے ہیں:

ہوں میں پیغمبر بلاشک وخطر   اور عبد المطلب کا ہوں پسر

أنا ابن الأکوع   والیوم یوم الرضع

میں ابن الاکوع ہوں   آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے[31]

ذات القرد، قرد ایک چشمہ کا نام ہے جو غطفان کے قبیلے کے قریب ہے یہ سلمہ ابن اکوع کے رجز یہ اشعار ہیں کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی دودودھ دینے والی اونٹنیاں ذات القرد میں چرا کرتی تھیں۔ قبیلہ غطفان والوں نے اسے پکڑ لیا میں نے تین دفعہ زور سے یاصباحاہ پکارا مدینہ کے چاروں طرف میری آواز پہنچ گئی اس کے بعد میں تیری سے آگے بڑھا اور ڈاکیوں کو آلیا۔ میں نے ان پر تیزی سے تیر برسانا شروع کر دیے میں تیر اندازی میں ماہر تھا اور یہ شعر کہتا تھا۔

أنا ابن الأکوع   والیوم یوم الرضع

میں ابن الاکوع ہوں   اور آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے

ولست أبالي حين أقتل مسلما   على أي شق كان لله مصرعي

وذلك في ذات الإله وإن يشأ   يبارك على أوصال شلو ممزع[32]

یہ اشعار حضرت خبیبؓ کے ہیں واقعہ یوں ہے کہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں کی جماعت مکہ، قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجی ،راستے میں جن کے امیر عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا۔

چھ آدمیوں کو آپؐ نے عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر بھیجا تھا کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں تعلیم دین کے لیے ہمارے ساتھ معلمین بھیج دیں آپؐ نے مرثد بن ابی مرثد، خالد بن بکیر، خبیب بن عدی، زید بن دثنہ، عبد اللہ بن طارق اور معتد بن عبید کو ان کے ساتھ بھیجا بنو لحیان کے 200 لوگوں نے راستے میں محاصرہ کیا صحابہ کرامؓ نے جب اچانک انہیں دیکھا تو پہاڑ پر چڑھ گئے مشرکین نے کہا نیچے اتر آؤ ہمارا تمہارے ساتھ عہد ہے ہم کسی کو قتل نہیں کریں گے، عاصم نے کفار کی پناہ لینے سے انکار کیا انہوں نے تیر برسائے عاصمؓ اور دیگر کو شہید کر دیا (حضرت خبیب بن عدی، ابن دثنہ، عبد اللہ بن طارقؓ) ان عہد وپیمان پر نیچے اتر آئے انہوں نے پکڑ لیا راستے میں عبد اللہ بن طارق کو شہید کر دیا۔ زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خبیبؓ نے جنگ بدر میں حارث کو قتل کیا تھا انہوں نے حرمت کا مہینہ گزارنے کے بعد ان کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا اور قید بند کر دیا ان لوگوں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے قید میں خبیبؓ کو بے موسم کے پھل کھلائے حضرت خبیبؓ نے دیکھا عورت پریشان ہے تو آپ نے اسے تسلی دی ایک سچا مسلمان ناحق قتل نہیں کرتا۔ آخر میں دو رکعت نماز کے بعد جب ان کو قتل گاہ میں لایا گیا تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے

مولانا وحید الزماں نے ان کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

جب مسلمان ہو کر دنیا سے چلوں   مجھ کو کیا غم کون سی کروٹ گروں

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں   وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں

تن جو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

وماذا بالقليب قليب بدر   من الشيزى تزين بالسنام

وماذا بالقليب قليب بـدر   من القينات والشرب الكرام

تحيينا السلامة أم بكر   وهل لي بعد قومي من سلام

يحدثنا الرسول بأن سنحيا   وكيف حياة أصداء وهام[33]

یہ اشعار ابو بکر شداد بن اسود کے ہیں انہوں نے یہ مرثیہ کفار قریش کے بارے میں کہا تھا جو بدر قتل ہو چکے تھے۔ ترجمہ: مقام بدر کے کنوں کو میں کیا کہوں کہ انہوں نے ہمیں درخت شیزیٰ کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کر دیا جو کبھی اونٹ کو کوہان کے گوشت سے بھی بہتر ہوا کرتے تھے۔ میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں انہوں نے ہمیں گانے والی لونڈیوں اور اچھے شرابیوں سے محروم کر دیا، ام بکر تو مجھے سلامتی کی دعا دیتی رہی لیکن قوم کی بربادی کے بعد میرے لیے سلامتی کہاں ہے۔ یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی خبر میں بیان کرتا ہے حالانکہ ہڈیاں اور کھوپڑیاں کیسے زندہ ہوں گی۔

مولانا وحید الزماں نے اس کا منظوم ترجمہ اس طرح کیا ہے:

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے پڑے ہیں کوہان کے عمدہ پیالے
گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے شرابی ہیں وہاں گانا بجانا سننے والے
سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکری کہاں ہے سلامت جب مرے سب قوم والے
یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مر کر جیو گے کہیں الو بھی پھر انسان ہوئے ہیں آواز والے

وفينا نبيى يعلم ما فى غداً (34)

ربیع بن معوذ بن عفراء فرماتی ہیں جس رات میری شادی ہوئی اس کی صبح کو میرے گھر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو چند بچیاں دف بجا رہی تھی اور وہ اشعار پڑھ رہی تھین جس میں وہ اپنے خاندان والوں کا تذکرہ کر رہی تھیں جو میدان بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک لڑکی نے یہ مصرع بھی پڑھا" وفينا نبيى يعلم ما فى غد " ہم میں نبیؐ ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا یہ نہ پڑھو بلکہ جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔

⦿ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ (35)

مسروق بیان کرتے ہیں ہم عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حسان بن ثابتؓ موجود تھے اور ام المومنینؓ کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ان میں سے ایک شعر یہ تھا۔

مولانا وحید الزمان نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

عاقلہ ہے پاک دامن ہے ہر عیب سے وہ نیک بخت
صبح کرتی ہے وہ بھوکی بے گنا کا گوشت وہ کھاتی نہیں

⦿ إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الحَزِينِ (36)

یہ مثقب عبدی کا شعر ہے:

جب یہ رات کو اٹھ کر جب میں اونٹنی کو کہتا ہوں تو وہ غمزدہ آدمی کی مثل آہ بھرتی ہے۔

امام بخاری اس شعر کو ترجمة الباب میں لائے ہیں۔

⦿ وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ البَيْضَ ضَاحِيَةً ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الأَبْطَالُ سِجِّينَا (37)

یہ تمیم بن مقبل کا شعر ہے امام بخاری نے یہاں لفظ سجیل اور سجین کے معنی بیان کرنے ضمن میں اس کو لائے ہیں۔

بعض پیدل دن دھاڑے خود پر ضرب لگاتے ہیں ایسی ضرب جس کی سختی کے لئے بڑے بڑے پہلوان اپنے شاگردوں کو وصیت کیا کرتے ہیں۔

⦿ يُذَكِّرُنِي حاميم وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ فَهَلَّا تَلاَ حاميم قَبْلَ التَّقَدُّمِ (38)

جبکہ نیزہ جنگ میں چلنے لگا پڑھتا ہے حم پہلے پڑھنا تھا۔

Vol. 5 No.1 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

یہ شریح بن اوقی عبسی کا شعر ہے۔

الحَــــرْبُ أَوَّلُ مَا تَــكُونُ فَتِيَّــةً   تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَــهُولِ
حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا   وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْــطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَــا وَتَــغَيَّرَتْ   مَكْرُوهَــةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيــلِ (39)

امام بخاری فرماتے ہیں، ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے بیان کیا کہ سلف فتنے کے وقت ان اشعار سے مثال دینا پسند کرتے تھے جن میں امراء القیس نے کہا۔

ان اشعار کا منظوم ترجمہ مولانا وحید الزمان نے اس طرح کیا ہے۔

ابتداء میں اک جواں عورت کی صورت ہے یہ جنگ
دیکھ کر ناداں اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ
جبکہ بھڑکے شعلے اس کے پھیل جائیں ہر طرف
تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتی ہے رنگ
ایسی بدصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سفید
سونگھنے اور چومنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ

حوالہ جات

1. احمد حسن زیات، تاریخ ادب عربی، ص:70، شیخ علی اینڈ سنز پرنٹرز پبلشرز، لاہور، مترجم: عبدالرحمٰن طاہر سورتی
2. میرٹھی، قاضی زین العابدین، بیان اللسان، ص:846، مکتبہ علمیہ واڑھ، میرٹھ، 1997ء
3. البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب ما جاء فی بیان الشعر، قدیمی کتب خانہ، کراچی، 1994ء، 2/909؛ سلیمان بن اشعث، سجستانی، سنن ابی داؤد، ایجوکیشنل پریس ادب منزل، کراچی ، 2001ء، 2/328
4. لویس، معلوف، المنجد فی اللغۃ والادب العلوم، ص:557، دار الاشاعت، کراچی، مترجم: مولانا حسن خان یوسفی، پروفیسر عبد الصمد ازہری
5. لویس، معلوف، المنجد، ص:402، الکاثولیکیۃ للاباء الیسوعیین، بیروت، الطبعۃ الحادیۃ عشرۃ، نیسان، ۱۹۴۹
6. ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 2008ء، 4/410
7. احمد حسن زیات، تاریخ ادب عربی، ص:28، دار الثقافۃ، بیروت، لبنان، مترجم: عبدالرحمٰن طاہر صورتی)؛ احمد حسن زیات، تاریخ ادب عربی، ص:63، مترجم: عبدالرحمٰن طاہر سورتی
8. المنجد، ص:828[مترجم]
9. جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیہ، ج1، ص:53-54، منشورات دار مکتبہ الحیاۃ، بیرت، لبنان، 2003ء، 1/53-54
10. قرطبی، ابوعبداللہ، محمد بن احمد انصاری، الجامع الاحکام القرآن، دار الکاتب العربیہ للطباعۃ والنشر، 1387ھ، 13/144؛ صدیق حسن خان، فتح البیان فی مقاصد القرآن، مطبعۃ العاصمۃ شارع الفلکی بالقاہرہ، 7/61
11. قرطبی، ابوعبداللہ، محمد بن احمد انصاری، الجامع الاحکام القرآن، 13/144-145
12. البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الادب ، باب ماجاء فی بیان لاشعر ؛ ابن ماجہ، رقم الحدیث:1260؛ سلیمان بن اشعث سجستانی، 2/328
13. مبارک پوری، عبدالرحمٰن، تحفۃ الاحوذی، مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ، 2002ء، 2/209
14. نیساپوری، ابوعبداللہ الحاکم، تاریخ دمشق، مکتبہ ظاہریہ مصر، 2007ء، 2/209
15. سبکی، تاج الدین، طبقات کبریٰ، 1/106، مکتبہ شاملہ، مصر، 1994ء

Vol. 5 No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

16. الجامع الصحیح، کتاب الصّلاۃ ، هَلْ تُنْبِشُ قُبُوْرُ مُشْرکي الْجَاهِلِيَّةِ،وَيُتَّخَذَ مَكَانُهَا مساجِدَ،رقم:428)1/396،کتاب الأحکام ،باب يُبَايِعُ النَّاسَ،7201

17. حوالہ2834

18. الجامع الصحیح ،کتاب الصلاۃ، باب نوْمِ المرأةِ فی المسجدِ،رقم1،439/402

19. الجامع الصحیح ،کتاب فضائل اصحاب النبیﷺ،بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ ،رقم3835/رقم439

20. الجامع الصحیح ،أبواب الاستسقاءِ ،باب سُؤالِ النَّاس الأمام الاستسقاء إذا قَحَطُوا،رقم(1008۔1009

21. الجامع الصحیح ،کتاب الأدب، باب هجاء المشركين،مشرکوں کی ہجو کرنادرست ہے،رقم6151،7/503؛الجامع الصحیح کتاب التهجد ،باب فضل من تعار من اللیل فصلی،رقم الحدیث:1155،2/215

22. الجامع الصحیح ،کتاب فضائل المدینۃ ،باب .... ،رقم1889،/96؛الجامع الصحیح ،فضائل اصحاب النبی،باب مقدم النبیﷺو اصحاب المدینۃ،رقم3926؛ الجامع الصحیح ،کتاب المرضیٰ،باب عیارۃ النساء الرجال،رقم5654،7/256

23. الجامع الصحیح ،ابواب الحرث والمزارعۃ، باب قطع الشجر والنخل ،رقم2326،3/393؛الجامع الصحیح،کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر،رقم4031۔4032/3012/4884

24. الجامع الصحیح،کتاب المساقاۃ ،باب بیع الحطب والکلاء،رقم2375،3/426؛الجامع الصحیح ،کتاب المغازی ،باب شهود الملائکۃ بدر

25. الجامع الصحیح،کتاب العتق ،باب اذ قال رجل بعبده هو لله ونوے العتق والاشهاد فی العتق،رقم2530،31،3/545

26. الجامع الصحیح،کتا ب الجهاد، باب من ینکت او یطعن فی سبیل الله ،4،2801/162؛الجامع الصحیح ،کتاب الاداب ، باب ما یجوز من الشعر والر جز والحداء و ما یکره منه،رقم7،6164/492

27. الجامع الصحیح،کتاب الجهاد،باب حفر الخندق،رقم37۔2836،4/187

28. الجامع الصحیح ،کتاب المغازی ،باب غزوۃ الخندق وهی الاحزاب،رقم4104

29. فتح الباری،7/466؛ الجامع الصحیح،کتاب المغازی ،باب غزوه خیبر ،رقم4196،5/436؛ الجامع الصحیح ،کتاب الادب ،باب ما یجوز،7/ 493

30. کتاب الجهاد، باب من قاد دابة غیره فی الحرب،رقم2864،4/203؛کتاب الجهاد ، باب من صف اصحابه عند الهزیمة و نزل عن رابته ،رقم4،2930/240؛الجامع الصحیح ،کتاب الجهاد، باب من قال خذها و أنا ابن فلان،رقم3032،4/314؛کتاب المغازی ،باب قول الله تعالیٰ ویوم حنین إذ اعجبتکم...،رقم5،4315/496:

31. کتاب الجهاد،باب من رأی العدو فنادی بأعلی صوته،رقم3041،4/313؛المغازی،باب غزوۃ ذات القرد،رقم4194،5/434

32. الجامع الصحیح،کتاب الجهاد ،باب یستأسر الرجل ومن لم یستاسر،رقم4،3045/316؛الجامع الصحیح،کتاب المغازی، باب..،رقم3989، 5/306؛الجامع الصحیح،کتاب المغازی ، باب غزوۃ الرجیع،رقم4086،5/306؛ الجامع الصحیح،کتاب التوحید ،باب ما یذکر فی الذات سلم،7402،8/575

33. کتاب فضائل أصحاب النبیﷺ،باب هجرۃ النبیﷺ واصحابه إلی المدینة،رقم3921،5/266

34. الجامع الصحیح،کتاب المغازی ،باب شهود الملائکۃ بدر ،رقم الحدیث:4001،5/314؛ الجامع الصحیح ،کتاب النکاح ،باب ضرب الدف فی النکاح والولیمۃ،رقم الحدیث:5147،6/552

Vol. 5 No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

35. کتاب المغازی، باب حدیث الافک، رقم الحدیث: 4141، 4146، 5/415؛ کتاب التفسیر، باب قولہ، رقم الحدیث: 4755-4756
36. الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب البرأة، 6/150
37. الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، با ب قوله وكان عرشه على الماء، رقم الحدیث: 4684، 6/176
38. الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، سورة مؤمن، 6/310
39. الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب الفتنة التى تموج كموج البحر، 8/393